کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

خرم مراد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی،
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (الانعام ۶: ۱۲۵)
جس کو اللہ ہدایت دینے کا فیصلہ کرتا ہے، اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔

یہ آیت پڑھنے کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا: بے شک جب نور سینے میں داخل ہو جاتا ہے، تو سینہ کھل جاتا ہے۔

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ، کیا اس (نور اور شرح صدر) کی کوئی علامت بھی ہے جس سے اسے پہچانا جا سکے۔

فرمایا: ہاں، آدمی کا دل اس دنیا سے بے نیاز اور اچاٹ ہو (جو لبھاتی ہے، مگر ختم ہونے والی ہے)،
وہ اس گھر کی طرف متوجہ اور اس کے لیے مشتاق ہو جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے،
اور موت کے آنے سے پہلے وہ موت کی تیاری میں لگ جائے۔ (بیہقی، بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

ہدایت اللہ کے دینے ہی سے ملتی ہے، لیکن وہ یہ ہدایت ایک ضابطہ کے مطابق دیتا ہے، اور ایک طریقہ کے مطابق دیتا ہے۔ دنیا کے رزق کی طرح بغیر حساب نہیں دیتا۔
اولین اصول یہ ہے کہ آدمی کے دل میں ہدایت کے لیے طلب ہو، اور وہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ
ہدایت کا آغاز آدمی کے دل اور باطن سے ہوتا ہے، اس کی بقا کا انحصار بھی اس کے باطن اور دل پر ہوتا ہے۔
ہدایت کا ماحاصل یہ ہے: کسی وقت بھی ختم ہو جانے والی دنیا کو مقصود نہ بنانا، اس سے بے رغبت اور

بے نیاز ہو جانا' اور آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے حصول کے لیے یک سو ہو جانا' اسی کی فکر اور اس کے لیے تگ و دو میں لگ جانا' دنیا کے ہر کام اور دل چسپی کو اس کے تابع کر دینا۔

آخرت کے ارادے اور اس کے لیے سعی سے ہی دل میں نور داخل ہوتا ہے' اور جہاں تک نور پھیلتا ہے' اس کے دل کی تاریکی اور تنگی دور ہوتی جاتی ہے' اور اتنی ہی اس کی فطری وسعت زیادہ روشن اور کشادہ ہوتی جاتی ہے۔ اسی تناسب سے اس کی ہدایت کی راہ چلنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل اس جنت کی طرح ہو جاتا ہے جس کی وسعت میں زمین و آسمان سما جائیں۔

○

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا: حضورؐ کے کچھ اصحاب آپؐ کے وضو کا پانی لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔

آپؐ نے پوچھا: کیا جذبہ ہے جو تم سے یہ کروا رہا ہے؟

لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس بات سے خوشی ہوتی ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرے' اور اللہ اور اس کے رسولؐ اس سے محبت کریں' اسے چاہیے کہ:

جب بات کرے' سچ بولے'

جب کوئی امانت سپرد کی جائے' اس کو امانت داری کے ساتھ ادا کر دے'

اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (بیہقی' بحوالہ مشکوٰۃ' باب البر والصلہ)

محبت اور حصول برکت کے ظاہری مظاہر سے بھی روکا نہیں گیا: حضورؐ کے وضو کا پانی چہروں پر ملنا' آپؐ کے بالوں کا تبرک کے طور پر رکھنا' آپؐ کی چادر تکفین کے لیے حاصل کرنا' آپؐ کا بچا کھچا کھانا' آپؐ کے قدم مبارک اپنے چہرے پر رکھنا۔ یہ مظاہر اہم ہیں۔

محبت کی حقیقت بھی واضح کر دی' کہ ان مظاہر میں کھو نہ جائیں' انھی کو کافی نہ سمجھ لیں۔ وہ ہے سچائی' امانت داری اور انسانوں کے ساتھ حسن سلوک۔

سچائی' تمام نیکیوں کی کلید ہے۔

امانت داری' ایمان کی روح و حقیقت ہے۔ امانت میں ہر چیز شامل ہے: مال' انسان' اہل و عیال' اپنی ذمہ داریاں۔

پڑوسی ہر طرح کے' رشتہ دار ہوں یا اجنبی' مسلمان ہوں یا غیر مسلم' مستقل ساتھ رہنے والے یا عارضی' یہاں تک کہ چند لمحات کے لیے ساتھ بیٹھنے اور ساتھ کام کرنے والے بھی۔

○

حضرت ابو خزامہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا:

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ یہ دعا، تعویذ جو ہم اپنی بیماریوں کے لیے کرتے ہیں، اور یہ دوائیں جو ہم علاج کے لیے استعمال کرتے ہیں، اور یہ حفاظتی تدابیر جو ہم مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے کے لیے اختیار کرتے ہیں، کیا ان سے اللہ کی تقدیر کو ٹالا جا سکتا ہے؟

حضورؐ نے فرمایا: یہ سب چیزیں بھی تو اللہ کی تقدیر ہی کا حصہ ہیں۔ (ترمذی، احمد، بحوالہ مشکوٰۃ، باب الایمان بالقدر)

تقدیر اور تدبیر کے بارے میں سارے وسوسوں اور شبہات کا اصل سبب ایک ہے: اللہ تعالیٰ کو مالک کُل، ہر امر کی تدبیر کا وحدہ لاشریک مالک نہ سمجھنا۔
صرف تعبیر کا فرق ہے، ورنہ بندہ کی کوئی تدبیر بھی اللہ کے اذن اور اس کی قدر کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ بات سمجھ میں آ جائے تو سارے شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

○

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوف ناک چیز کا ذکر کیا، اور پھر فرمایا:
"ایسا اس وقت ہو گا جب علم رخصت ہو جائے گا"۔
میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، علم کیوں کر رخصت ہو جائے گا، جب کہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں، اور اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں، اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھاتی رہے گی؟
حضورؐ نے فرمایا: خوب، اے زیاد، میں تو تمھیں مدینہ کا بہت سمجھ دار آدمی سمجھتا تھا! ان یہود و نصاریٰ کو دیکھو! یہ تورات و انجیل کی کتنی تلاوت کرتے رہتے ہیں، لیکن اس کی کسی بات پر بھی عمل نہیں کرتے۔

قرآن، اول تا آخر، دعوتِ عمل ہے، انسان کو بدلنا اس کا مقصد ہے۔
قرآن کے علم کی حقیقت عمل ہے۔ عمل نہ ہو تو تفسیر کی موٹی موٹی کتابوں اور طویل طویل دروس قرآن کے باوجود "علم" مفقود ہے۔

○

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح بھیڑیا بکریوں کا دشمن ہوتا ہے، اور جو بکری اپنے گلہ سے الگ ہو کر اکیلی رہ جاتی ہے، اسے وہ بہ آسانی شکار کر لیتا ہے، اسی طرح شیطان، انسان کے لیے بھیڑیا ہے۔ جو جماعت میں نہ ہوں، یہ ان کو الگ الگ کر کے نہایت آسانی سے شکار کر لیتا ہے۔
تو اے لوگو، پگ ڈنڈیوں پر نہ چل پڑنا بلکہ جماعت اور عامۃ المسلمین کے ساتھ رہنا۔ (احمد،

بحوالہ مشکوۃ)

اجتماعیت کا حصار ' فرد کے دین کی حفاظت کے لیے لازمی ہے ۔ گھر اور خاندان کی اجتماعیت ' شادی شدہ زندگی کی اجتماعیت ' مسجد کی اجتماعیت ' غرض ہر جگہ اس اجتماعیت کا قلعہ فراہم کیا گیا ہے ۔

تنہا آدمی وساوس و خیالات کا شکار بہ آسانی ہوتا ہے ۔

لوگوں کی نگاہیں ' ان کی موجودگی ' ان کی پسند و ناپسند ' ان کی مدد و تعاون ' یہ سب دین کی راہ پر قائم رکھنے کے لیے ناگزیر ہیں ۔

جیسے ہی آدمی اجتماعیت کو ترک کرتا ہے ' وہ ریوڑ سے الگ ہو کر اپنی پگ ڈنڈی پر چل پڑنے والی بھیڑ کی طرح بہ آسانی اپنے دشمن ' شیطان کا تر نوالہ بن جاتا ہے ۔

○

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتے تھے ' تو ایسے ہی کام کرنے کا حکم دیتے تھے جن کو کرنے کی وہ طاقت رکھتے تھے (بخاری)۔

یہ حکمت دین کی اہم بنیاد ہے ۔

اس کا ماخذ خود قرآن کا یہ کلیہ ہے : لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

امر و نہی ' انذار و تبشیر ہو ' فرائض ہوں یا نوافل و مستحبات ' مقاصد ہوں یا ذرائع مقاصد ' انسان پر اس کام کا بوجھ نہ ڈالنا چاہیے جس کا کرنا اس کے بس سے باہر ہو ۔ واعظین ' معلمین ' قائدین ' والدین ' افسر ' غرض سب کو یہ اصول پیش نظر رکھنا چاہیے ۔

خرم مراد کے مختصر تشریحی نکات کے ساتھ

چند لمحات

"کلام نبوی ؐ کی صحبت میں"

(ترجمان القرآن، ۱۹۹۵ - ۱۹۹۴)

منشورات یہ " ۱۱ " اسباق آپ کے لیے یکجا پیش کرتا ہے

ذاتی مطالعہ، سٹڈی سرکل اور اعزہ و احباب کو ہدیہ کرنے کے لیے

ہدیہ ۵۰/۷ روپے فی سیکڑہ - ۵۰۰/۱ روپے

منشورات: منصورہ، ملتان روڈ، لاہور - ۵۴۵۷۰ فون: 7570124 فیکس: 7832194

ہمارے دیگر کتابچوں کی تفصیلات طلب کیجیے